ایرانی صدر و وزیر خارجہ کی موت

وجہ حادثہ یا سازش؟

ایران کے صدر ابراہیم رئیسی کا ہیلی کاپٹر حادثے میں انتقال ہو گیا۔ 1971 میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے نائب صدر لین بیاؤ اور 1961 میں اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری ڈیگ ہیمر اسکالڈ، 1981 میں پنامہ کے صدر عمر ٹوری جوس، 1986 میں موزمبیق کے صدر سمورا مچل، 1988 میں پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق کی موت بھی طیارہ حادثہ میں ہی ہوئی تھی۔ ان میں سے کئی حادثاتی اموات آج بھی سوالوں کے گھیرے میں ہیں۔

مراق مرزا

چند یوم قبل المناک ہیلی کاپٹر حادثے میں ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کی موت بظاہر تو حادثہ نظر آتی ہے، تاہم عالمی آفاق سیاست پر اس حادثاتی موت کے بہت سے معنی پڑھے اور محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ گزشتہ کئی دہائیوں سے دنیا کا وجود دو حصوں میں بٹا ہوا دکھائی رہا ہے۔ ایک طرف امریکہ ہے جو اپنے اتحادی ممالک کے ساتھ خود کو اس ارض حیات کا حاکم اعلیٰ خیال کرتا ہے اور دنیا بھر میں اپنی برتری برقرار رکھنے کے لیے نہ صرف طرح طرح کی سازشیں کرتا رہتا ہے بلکہ ملکوں کے درمیان اپنے مفاد کی خاطر جنگیں بھی کرواتا رہتا ہے۔ دوسری جانب چین اور روس جیسے ممالک ہیں جن کے ساتھ ایران بھی سینہ تان کر امریکہ کو آنکھ دکھانے سے گریز نہیں کرتا۔ چین اور روس تو بڑی طاقتیں ہیں اور ایران امریکہ کے مقابلے ہر اعتبار سے ایک کمزور ملک ہے، تاہم اس کے پاس ایمان کی طاقت ہے اور اسی ایمانی طاقت کے بل پر امریکہ کی درجنوں معاشی و سیاسی پابندیوں کے باوجود اس طاغوتی طاقت کے خلاف آواز بلند کرتا رہا ہے اور ضرورت پڑنے پر مشرق وسطیٰ میں اس کے سب سے بڑے اتحادی کو اس نے جواب بھی دیا ہے۔

ہولناک ہیلی کاپٹر سانحے میں بشمول صدر رئیسی کل نو افراد جاں بحق ہوئے ہیں جن میں وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان، مشرقی آذربائیجان کے گورنر ملک رحیمی اور صوبہ تبریز کے امام محمد علی الہاشم کے علاوہ پائلٹ اور عملے کے دیگر لوگ شامل ہیں۔ صدر رئیسی کی موت سے ایران کا ایک بڑا نقصان ضرور ہوا ہے مگر وہ ایک ایسا ملک ہے جو مشکل حالات سے لڑنا اور جرأت مندی کے ساتھ اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنا جانتا ہے۔ خبروں کے مطابق، ہیلی کاپٹر حادثہ تب ہوا جب ایرانی صدر ابراہیم رئیسی آذربائیجان کی سرحد پر ایک ڈیم کا افتتاح کر کے واپس آرہے تھے۔ اس افسوس ناک حادثے میں رئیسی اور دیگر افراد کی موت کے بعد ایران میں پانچ روزہ قومی سوگ کا اعلان کر دیا گیا جبکہ لبنان میں تین دنوں تک کے سرکاری اور عوامی سوگ کا اعلان کیا گیا۔ اس دوران سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے نائب صدر محمد مخبر کو ایران کا عبوری صدر اور علی باقر کو قائم مقام وزیر خارجہ مقرر کر دیا ہے۔ ایرانی آئین کے مطابق، 50 دنوں کے اندر ملک میں صدارتی انتخابات کرائے جائیں گے۔

ابراہیم رئیسی ایک جانباز لیڈر تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی ایران کی ترقی و خوش حالی نیز عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ غزہ کے خلاف اسرائیل کی جنگ میں وہ کھل کر مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے رہے۔ ہیلی کاپٹر حادثے میں ابراہیم رئیسی اور حسین امیر عبداللہیان کی موت کے بعد کے حالات میں چین، روس، نیز کئی دیگر ممالک ایران کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے علاوہ وینزویلا اور عراق کے سربراہان اور متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان نے بھی اپنے تعزیتی پیغامات میں رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ان غمناک لمحات میں ایران کے ہمراہ کھڑے رہنے کی بات کہی ہے۔ حماس کی طرف سے بھی تعزیتی پیغام جاری کیا گیا ہے۔ ایران کے سابق وزیر خارجہ جواد ظریف نے صدر رئیسی کی موت کے لیے امریکہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سرکاری میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ظریف نے کہا کہ ایران پر امریکہ کی جو پابندیاں عائد ہیں، دراصل یہی پابندیاں رئیسی کی موت کی وجہ ہیں۔ ان پابندیوں کی وجہ سے ایرانی ایوی ایشن انڈسٹری کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ امریکی حکومت کے جرائم دنیا دیکھ رہی ہے، وقت آنے پر امریکہ کو اپنے جرم کا حساب دینا ہوگا۔

عالمی میڈیا میں سازش کی تھیوری پر بھی بات ہونے لگی ہے۔ رئیسی کے حادثاتی انتقال پر بہت سے سوال اٹھ رہے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ حادثہ نظر آنے والی کئی اموات کے پردے میں سیاسی قتل کے واقعات بھی ہوئے ہیں جو اوراق تاریخ پر درج ہیں۔ طیارہ حادثہ میں کسی بڑے لیڈر کی موت پہلی بار نہیں ہوئی ہے۔ 1971 میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے نائب صدر لین بیاؤ اور 1961 میں اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری ڈیگ ہیمر اسکالڈ، 1981 میں پنامہ کے صدر عمر ٹوری جوس، 1986 میں موزمبیق کے صدر سمورا مچل، 1988 میں پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق کی موت بھی طیارہ حادثہ میں ہی ہوئی تھی۔ ان میں سے کئی حادثاتی اموات آج بھی سوالوں کے گھیرے میں ہیں۔

یہ بات جگ ظاہر ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کے لیے ایران ایک دشمن ملک ہے۔ امریکہ کسی نہ کسی طرح ایران کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ میں اپنے اتحادی کی طرح استعمال کر کے فلسطین کا نام دنیا کے نقشے سے مٹانا چاہتا ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے اسرائیل اور ایران کے درمیان جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس کا محرک اور ماسٹر مائنڈ امریکہ ہی ہے۔ 2020 میں ایرانی فوجی کمانڈر قاسم سلیمانی کی ڈرون حملے سے موت ہو یا شام میں ایرانی سفارت خانے پر اسرائیل کی جانب سے حملہ اور پھر اسرائیل پر ایران کا جوابی حملہ، ان تمام واقعات کی روشنی میں ہیلی کاپٹر حادثے میں ہوئی صدر رئیسی کی موت سے عالمی سیاسی ماہرین کو سازش کی بو آرہی ہے اور اس کی مضبوط وجہ بھی ہے۔ اس سے پہلے کہ ایرانی بچاؤ ٹیمیں حادثے کا شکار ہوئے ہیلی کاپٹر کا ملبہ تلاش کر پاتیں اور ایرانی حکومت کی جانب سے اس حادثے میں ہلاک ہونے والے افراد سے متعلق کوئی سرکاری بیان جاری ہوتا، اسرائیلی سرکاری میڈیا چینل-12 نے رئیسی کی موت کی تصدیق کر دی تھی۔ گویا اسرائیل کو رات میں ہی صدر رئیسی کی موت کا پتہ چل گیا تھا جبکہ ایران تک یہ خبر دوسرے دن پہنچی۔

بہرکیف، ایرانی ملٹری اور انٹلی جنس افسران باریک بینی سے ہیلی کاپٹر حادثے کی تحقیقات ضرور کریں گے اور اس میں اگر کسی سازش کا سراغ ملا تو ایران کی جانب سے شدید جوابی کارروائی بھی ہوسکتی ہے۔ اس کے لیے صہیونیوں کو تیار رہنا چاہیے۔ شعلے اگر بھڑکے تو ایران کی سرحدوں تک محدود نہیں رہیں گے۔ پہلی جنگ عظیم کا آغاز قتل کی واردات سے ہی ہوا تھا اور آج تو کئی بڑے ممالک ایٹمی ہتھیار سے لیس ہیں۔ دنیا کی تباہی کے لیے ایک چنگاری کی ضرورت ہے۔ ■

ابراہیم رئیسی ایران کے لیے وقف تھے۔ وہ ایک دوراندیش لیڈر تھے۔ بدلتے حالات کی مناسبت سے فیصلے لینا جانتے تھے لیکن کون جانتا تھا کہ اس طرح ایک حادثے میں ان کی موت ہوجائے گی۔ حادثے کے وقت موسم خراب تھا، اس لیے ممکن ہے، موسم کی خرابی حادثے کی وجہ ہو۔ پھر بھی حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

ایک دوراندیش لیڈر تھے

ابراہیم رئیسی

محمد عباس دھالیوال

19 مئی، 2024 کو ایرانی صدر ابراہیم رئیسی ایران کے صوبہ مشرقی آذربائیجان کے پہاڑی علاقے میں ہیلی کاپٹر کے حادثے میں شہید ہوگئے۔ وہ آذربائیجان کی سرحد پر ایک ڈیم کی افتتاحی تقریب سے واپسی میں تبریز جا رہے تھے۔ اس حادثے میں ابراہیم رئیسی کے علاوہ وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان اور عملے سمیت سات دیگر افراد کو بھی جانیں گنوانی پڑیں۔ ابراہیم رئیسی کی حادثاتی موت پر

گفتگو سے پہلے ان کی زندگی پر مختصر گفتگو کرتے ہیں۔

ابراہیم رئیسی 14 دسمبر، 1960 کو مشہد کے نوگن ضلع میں ایک فارسی عالم دین کے یہاں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد سید حاجی کا انتقال اس وقت ہوا جب وہ 5 سال کے تھے۔ رئیسی کے روایتی اسکول ریکارڈ کی توثیق کرنے کے لیے کوئی قابل اعتبار ذریعہ نہیں۔ ان کی سوانح حیات میں صرف ان کی پرائمری اسکولنگ کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہائی اسکول مکمل کیا ہے۔ وہ سید حسین بروجردی، مرتضیٰ مطہری، ابوالقاسم خازالی، حسین نوری ہمدانی، علی مشکینی اور مرتضیٰ کے پسندیدہ طالب علم تھے۔ رئیسی نے مشہد جمعہ کی نماز کے امام احمد علم الہدیٰ کی بیٹی جمیلہ علم الہدیٰ سے شادی کی۔ وہ تہران کی شاہد بہشتی یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ رئیسی کی دو بیٹیاں ہیں۔

2017 میں ابراہیم رئیسی صدر کے امیدوار تھے لیکن وہ ہار گئے تھے۔ جیت حسن روحانی کی ہوئی تھی۔ حسن روحانی کو 58.85 فیصد ووٹ ملا تھا جبکہ ابراہیم رئیسی 39.43 فیصد ووٹ ہی حاصل کر سکے تھے، البتہ 2021 میں ووٹوں کے بڑے فرق سے وہ جیتے تھے۔ 2021 ابراہیم رئیسی کو 72.35 فیصد ووٹ ملا تھا اور دوسرے نمبر پر رہنے والے محسن رضایی 13.81 فیصد ووٹ ہی حاصل کر سکے تھے۔ رئیسی کی یہ کامیابی واقعی تحریک دینے والی تھی لیکن اپنی زندگی میں جو جدوجہد انہوں نے کی، کم لوگ کر پاتے ہیں۔ انکی ثابت قدمی ہی ان کی مسلسل کامیابیوں کی وجہ رہی۔

ابراہیم رئیسی ایران کے لیے وقف تھے۔ وہ ایک دوراندیش لیڈر تھے۔ بدلتے حالات کی مناسبت سے فیصلے لینے جانتے تھے لیکن کون جانتا تھا کہ اس طرح ایک حادثے میں ان کی موت ہوجائے گی۔ حادثے کے وقت موسم خراب تھا، اس لیے ممکن ہے، موسم کی خرابی حادثے کی وجہ ہو۔ پھر بھی حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

ہیلی کاپٹر حادثے میں ایرانی صدر کی موت پر عالمی برادری، خصوصاً مسلم ممالک میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کے رہنماؤں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہیلی کاپٹر حادثے میں ایران کے صدر ابراہیم رئیسی کی موت پر گہرے رنج و غم اور ایران کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے لکھا ہے کہ 'رئیسی کے افسوسناک انتقال پر گہرا دکھ اور صدمہ پہنچا۔ ہندوستان ایران دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے تعاون کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔' روسی صدر ولادیمیر پوتن نے رئیسی کو روس کا سچا دوست قرار دیتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا ہے جبکہ چین نے ان کی موت کو ایرانی عوام کے لیے بہت بڑا نقصان قرار دیا ہے۔ پولینڈ کے صدر آندریج دودا نے کہا کہ انہیں ایران کے صدر کی المناک موت کی خبر سن کر انتہائی افسوس ہوا۔ فرانس کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری ہونے والے ایک مختصر بیان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر ابراہیم رئیسی اور وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان کی ہلاکت پر تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ یوروپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ جوزف بوریل نے ہیلی کاپٹر حادثے میں رئیسی اور دیگر ایرانی عہدیداروں کی ہلاکت پر تعزیت کی ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے ترجمان نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انتونیو گوتیریس نے ابراہیم رئیسی، حسین امیر عبداللہیان اور ان کے ساتھیوں کی وفات پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ امریکہ نے بھی ایرانی صدر ابراہیم رئیسی، وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان اور ان کے وفد کے دیگر ارکان کی موت پر سرکاری طور پر تعزیت کی ہے۔

دریں اثنا ایران میں نئے صدارتی انتخاب کے لیے 8 جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس میں کیا گیا جس میں ملک کے قائم مقام صدر محمد مخبر، اول نائب صدر محسنی علی، عدلیہ کے سربراہ محمد باقر غالیباف اور اسلامک کونسل کے سربراہ سمیت اعلیٰ حکام شریک تھے۔ محمد مخبر اب ایران میں صدارتی انتخاب تک عہدۂ صدارت پر فائز رہیں گے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ ایران کے آئین کے مطابق 50 دن میں نئے صدر کا انتخاب لازم ہوتا ہے۔ انتخابات کے بعد ہی یہ پتہ چل پائے گا کہ ایران کا نیا صدر کون بنا اور کیا وہ بھی اتنا ہی دوراندیش ہے جتنے دوراندیش ابراہیم رئیسی تھے؟ اور کیا نئے صدر کے پاس حسین امیر عبداللہیان جیسا وزیر خارجہ ہے، کیونکہ حسین نے وزیر خارجہ کے طور پر اپنی اہمیت کا احساس دلایا تھا۔ ■

2017 میں ابراہیم رئیسی صدر کے امیدوار تھے لیکن وہ ہار گئے تھے۔ جیت حسن روحانی کی ہوئی تھی۔ روحانی کو 58.85 فیصد ووٹ ملا تھا جبکہ رئیسی 39.43 فیصد ووٹ ہی حاصل کر سکے تھے۔ 2021 میں ووٹوں کے بڑے فرق سے رئیسی جیتے۔ انھیں 72.35 فیصد ووٹ ملا جبکہ دوسرے نمبر پر رہنے والے محسن رضایی کو 13.81 فیصد ووٹ ہی ملا تھا۔

سعودی عرب سے رشتہ استوار کیا

ایران اور سعودی عرب کے مابین تلخ تعلقات تھے۔ اعتدال پسند سمجھے جانے والے ایرانی صدر حسن روحانی بھی سعودی عرب سے رشتہ استوار نہیں کر سکے تھے لیکن ان کے بعد صدر بننے والے ابراہیم رئیسی اور ایرانی وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے بدلتے ہوئے حالات کو سمجھ لیا تھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ سعودی عرب سے تعلقات خراب رہنے پر ایران کے دشمن حالات سے فائدہ اٹھا لیں گے۔ ادھر یمن جنگ اور حوثیوں کے طاقت کے اظہار نے سعودی حکومت کے لیے یہ بات قابل فہم بنادی تھی کہ ایران سے تعلقات استوار کر لینے میں ہی بھلائی ہے۔ چینی حکومت یہ جانتی ہے کہ اقتصادی محاذ پر امریکہ کو پیچھے چھوڑنے کے لیے مشرق وسطیٰ میں چین کا دائرۂ اثر بڑھانا ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ اس خطے میں امریکہ کا دائرۂ اثر محدود کرنا بھی ضروری ہے۔ امریکہ کی عراق پالیسی اور اسرائیل کی یکطرفہ حمایت نے عرب ممالک کو بدل کر دیا ہے۔ ان کے امریکہ کے ساتھ رہنے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ چین اگر امریکہ کا متبادل بنتا ہے یا امریکہ کا متبادل بننے کی آس عرب ممالک میں جگا دیتا ہے تو اس سے مشرق وسطیٰ میں تیزی سے اس کا دائرۂ اثر بڑھے گا اور امریکہ کا دائرۂ اثر محدود ہوگا۔ چینی حکومت جانتی ہے کہ ایران کا اپنا دائرۂ اثر ہے اور سعودی عرب کا اپنا۔ دونوں کے تعلقات خراب رہنے پر یہ خدشہ رہے گا کہ ایک سے تعلقات میں اضافہ دوسرے کو ناراض کر دے گا، البتہ ایران اور سعودی عرب کے رشتہ استوار کر لینے پر یہ خدشہ نہیں رہے گا۔ اسی لیے چین نے دونوں کے مابین رشتہ استوار کرنے کی کوشش کی۔ بیجنگ کی ثالثی میں تہران اور ریاض نے رشتہ استوار کیا مگر دونوں ملکوں کی حکومتیں اگر نہ چاہتیں تو رشتہ استوار نہیں ہو پاتا۔ سعودی عرب سے ایران نے رئیسی کی مدت صدارت میں رشتہ استوار کیا، چنانچہ ایسا لگتا ہے کہ مسلکوں کو بڑھانے سے زیادہ انہیں ختم کرنے میں وہ یقین رکھتے تھے۔ مسلم دنیا کو ایران اور سعودی عرب کے گروپوں میں بانٹے رکھنے سے ان کی دلچسپی نہیں تھی۔ ■

ہیلی کاپٹر کی تلاش میں

امریکہ نے مدد کیوں نہیں کی؟

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ امریکہ سے ایران کی کبھی نہیں بنی اور اسرائیل سے بھی اس کے تعلقات خراب رہے ہیں مگر گزشتہ دنوں تعلقات اس وقت زیادہ خراب ہوگئے جب اسرائیل نے شام میں ایران کے سفارت خانے پر حملہ کیا۔ اس کی وجہ سے ہلاکتیں ہوئیں۔ ایران نے اس کا جواب دیا۔ اسرائیل پر میزائیل داغے، ڈرونوں سے حملہ کیا۔ اس کے بعد اسرائیل نے بھی جوابی حملے کی بات کہی۔ ایسی صورت میں یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ ایران کے صدر ابراہیم رئیسی اور ایرانی وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان ایک ہی ہیلی کاپٹر میں سوار کیوں ہوئے؟ انہیں ایک ہی ہیلی کاپٹر میں بیٹھانے کی وجہ کیا رہی؟ ممکن ہے، اس پر ایرانی حکومت ضرور تحقیقات کرائے اور اس کی دلچسپی یہ جاننے سے ہو کہ 19 مئی، 2024 کو جب وہ ہیلی کاپٹر حادثے کا شکار ہوا، جس میں ایران کے صدر اور وزیر اعلیٰ کے علاوہ دیگر اہم ایرانی شخصیات سوار تھیں، تو بقیہ دو ہیلی کاپٹر محفوظ کیسے رہے؟ اگر موسم کی خرابی کی وجہ سے رئیسی کے ہیلی کاپٹر کا حادثہ ہوا تو بقیہ دو ہیلی کاپٹر موسم کی زد میں کیوں نہیں آئے جبکہ امید یہی کی جاتی ہے کہ صدر کو زیادہ بہتر ہیلی کاپٹر فراہم کرایا گیا ہوگا۔

امریکی محکمۂ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر کا کہنا ہے کہ 'ایرانی حکومت نے ہم سے مدد مانگی تھی۔ ہم نے ایرانی حکومت کو بتایا تھا کہ ہم مدد کے لیے تیار ہیں، جیسا کہ ہم کسی بھی غیر ملکی حکومت کے ایسی حالت میں مدد مانگنے پر کرتے ہیں لیکن آخرکار لاجسٹک وجوہات کی بنا پر ہم مدد کرنے سے قاصر رہے۔' اب 'لاجسٹک وجوہات' کیا تھیں، یہ تو امریکہ ہی بتائے گا۔

حادثہ ہونے پر دشمن ممالک بھی مدد کی پیش کش کرتے ہیں۔ زلزلہ یا سیلاب آنے پر یہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ غالباً اسی لیے تلخ تعلقات کے باوجود ایران کی طرف سے ہیلی کاپٹر کی تلاش کے لیے امریکہ سے مدد مانگی گئی تھی مگر اس نے مدد دینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر ترکی نے مدد کی اور اسی کی مدد سے ہیلی کاپٹر کی تلاش کی جاسکی۔ صدر ایران، وزیر خارجہ اور دیگر مہلوکین کا پتہ لگایا جا سکا۔ سوال یہ ہے کہ ہیلی کاپٹر کی تلاش میں مدد کرنے سے امریکہ نے منع کیوں کیا؟ وہ کیا چاہتا تھا؟ کیا وہ حادثے کے بارے میں پہلے سے کچھ جانتا تھا اسی لیے اس نے مدد کرنے سے منع کر دیا؟ سوال بہت سے ہیں۔ ممکن ہے، ان سوالوں پر زیادہ غور کرنے سے سازش کی تھیوری کو تقویت مل جائے مگر یہ جاننا ضروری ہے کہ ابراہیم رئیسی کے ہیلی کاپٹر کی تلاش میں مدد نہ کرنے کے سلسلے میں خود امریکہ کا کیا کہنا ہے۔ امریکی محکمۂ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر کا کہنا ہے کہ 'ایرانی حکومت نے ہم سے مدد مانگی تھی۔ ہم نے ایرانی حکومت کو بتایا تھا کہ ہم مدد کے لیے تیار ہیں، جیسا کہ ہم کسی بھی غیر ملکی حکومت کے ایسی حالت میں مدد مانگنے پر کرتے ہیں لیکن آخرکار لاجسٹک وجوہات کی بنا پر ہم مدد کرنے سے قاصر رہے۔' اب 'لاجسٹک وجوہات' کیا تھیں، یہ تو امریکہ ہی بتائے گا لیکن ابراہیم رئیسی کی حادثاتی موت پر امریکی لیڈروں سے سوال ضرور پوچھے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 'امریکہ کے وزیر دفاع لائیڈ آسٹن سے سوال پوچھا گیا کہ کیا انہیں اس بات کی فکر ہے کہ ایران امریکہ پر الزام عائد کرسکتا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں- اس ہیلی کاپٹر حادثے میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں تھا۔' اب لائیڈ آسٹن کی باتوں پر کون کتنا یقین کرے گا، یہ الگ ایک سوال ہے اور مستقبل قریب میں شاید ہی اس سوال کا جواب عالمی برادری کو مل سکے، کیونکہ ایران نے اگر یہ جان بھی لیا کہ صدر ابراہیم رئیسی اور ایرانی وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان کی حادثاتی موت کا ذمہ دار کون ہے تب بھی وہ یہ بتائے گا نہیں، کیونکہ حادثے کی وجہ اگر کوئی بڑا ملک ہے یا کوئی ایسا ملک ہے جو خود بھی طاقتور ہے اور اس کی پشت پر کوئی بڑا ملک ہے، تو اس کے خلاف وہ انتقامی کارروائی کر نہیں پائے گا اور انتقامی کارروائی نہ کرنے سے اس کی ساکھ گرے گی جبکہ ایرانی لیڈران اپنے ملک کی ساکھ کے سلسلے میں ہمیشہ سے حساس رہے ہیں۔ ■

نوٹ: 'دستاویز' میں شائع مضامین اور انٹرویوز میں مضمون نگاروں اور انٹرویو دینے والوں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کے لیے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں۔